165071 ـ کیا انبیاء علیہم السلام قبر کے دبانے سے محفوظ رہتے ہیں

سوال

میں نے ایك حدیث پڑھی ہے جس میں رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم كا فرمان ہے:

" قبر میت كو دباتی ہے، اگر اس سے كوئی نجات پا سكتا تو سعد بن معاذ رضی اللہ تعالی عنہ نجات پاتے "

كیا قبر كا یہ میت كو دبانا ہر شخص كو شامل ہے جس میں انبیاء اور شہداء اور صالحین اور صدیقین بھی شامل ہوتے ہیں، یا كہ اس سے بچنے كا كوئی طریقہ ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

ہم سوال نمبر (131627) كے جواب میں قبر كے میت كو دبانے كے مسئلہ پر كلام كر چكے ہیں، وہاں ہم نے اس مسئلہ كے متعلق وارد شدہ احادیث اور اس كے مسائل بیان كیے ہیں اس لیے آپ اس كا مطالعہ كر لیں.

وہاں ہم نے یہاں كیے گئے سوال كا جواب نہیں دیا كہ آیا قبر كا یہ دبانا انبیاء كو بھی شامل ہے یا نہیں ؟

اس كا جواب یہ ہے كہ:

بخصوص اس مسئلہ كے نصوص وحیہ میں كوئی ایسا ثبوت نہیں ملتا، لیكن ہم نے بہت سارے علماء كرام كی كلام كا مطالعہ ضرور كیا ہے جو انبیاء كو اس سے استثناء قرار دیتے ہیں، یہ قول اس وقت اور بھی متعین ہو جائیگا كہ:

میت كے گناہوں كے اعتبار سے قبر كا دبانا بھی مختلف ہو گا؛ چنانچہ انبیاء كرام تو كبیرہ گناہوں سے معصوم ہیں، اور اسی طرح صغیرہ گناہ پر اصرار سے بھی معصوم ہیں، اس لیے قبر كا یہ دبانا اور قبر میں سوال و جواب سے انبیاء مستثنی ہیں.

امام سیوطی رحمہ اللہ كہتے ہیں:

" یحیی علیہ السلام كو قبر كے دبانے كے متعلق ایك حدیث بیان كی جاتی ہے، اور یہ حدیث بالكل ہی انتہائی منكر ہے، اور اس كی سند معضل ہے، یہ معروف ہے كہ انبیاء علیہم السلام كو قبر نہیں دباتی " انتہی

ديكهيں: شرح الصدور بشرح حال الموتى و القبور (114).

اور امام مناوى رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" حديث سے معلوم ہوتا ہے كہ قبر كے دبانے سے كوئى شخص بهى نجات نہيں پا سكتا، نيك اور غير نيك سب برابر ہيں، ليكن جيسا كہ مؤلف " سيوطى " نے " الخصائص " ميں بيان كيا ہے كہ اس سے انبياء عليہم السلام كو خاص كيا گيا ہے " انتہى

ماخوذ از: فيض القدير (5 / 424).

اور مناوى رحمہ اللہ ايك دوسرے مقام پر لكھتے ہيں:

" ليكن حكيم ترمذى نے اس سےانبياءاور اولياء كو مستثنى كيا ہے؛ ان كا ميلان اس طرف ہے كہ انہيں قبر نہيں دباتى اور نہ ہى ان سے سوال و جواب ہوتے ہيں "

ليكن ميں كہتا ہوں كہ: انبياء كو مستثنى كرنا تو واضح ہے ليكن اولياء كو مستثنى قرار دينا صحيح نہيں لگتا، كيا آپ سعد بن معاذ رضى اللہ تعالى عنہ كے مقام و مرتبہ كو نہيں ديكھتے ليكن اس كے باوجود قبر نے انہيں دبايا " انتہى

ديكهيں: فيض القدير (5 / 398).

اور شيخ احمد نفراوى مالكى رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" انبياء عليہم السلام كے متعلق بعض علماء كا كہنا ہے كہ يہ معلوم نہيں كہ انبياء كو بهى قبر دباتى ہے، اور ان سے سوال ہوتا ہے، بلكہ ان كى عصمت كى بنا پر وہ اس سے مستثنى ہيں " انتہى

ديكهيں: الفواكہ الدوانى (2 / 688).

شافعى المسلك سليمان البجيرمى رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" قبر كا دبانا ہر ايك ميت كو عام ہے چاہے وہ مكلف نہ بهى ہو تو بهى قبر اسے دبائى گى، قبر كے ميت كو دبانے سے صرف انبياء اور فاطمہ بنت اسد بچے ہيں " انتہى

ديكهيں: تحفة الحبيب على شرح الخطيب (2 / 586).

اور فاطمہ بنت قيس كا استثناء سنت نبويہ كى كسى حديث سے ثابت نہيں، بلكہ ايك موضوع يا شديد ضعيف حديث پر

اعتماد کیا گیا جسے ابن شبہ نے اپنی کتاب " تاریخ المدینۃ " (1 / 124) میں ذکر کیا ہے.

اس حدیث کی سند میں کئی مجھول الحال راوی ہیں اور اس کی سند میں عبد اللہ بن جعفر بن المسور بن مخرمہ راوی بھی ہے جس کے بارہ میں ابن حبان کا قول ہے کہ: احادیث بیان کرنے میں بہت زیادہ وہم کا شکار تھا، حتی کہ ثقات سے وہ کچھ روایت کیا جاتا ہے جو اثبات کی احادیث کے مشابہ بھی نہیں، اس لیے جب کوئی ایسا شخص سنے جو فن حدیث رکھتا ہے تو وہ گواہی دیگا کہ یہ الٹ ہے، اس لیے اسے ترک کرنا مستحق ٹھرا " انتہی

دیکھیں: المجروحین (2 / 27).

اور شیخ عبد العزیز الراجحی حفظہ اللہ کہتے ہیں:

" انبیاء کے بارہ میں ہمیں کوئی علم نہیں کہ قبر انہیں بھی دباتی ہے " انتہی

دیکھیں: شرح العقیدۃ الطحاویۃ (307) مکتبہ شاملہ کے حساب سے نمبر.

ظاہر یہ ہوا کہ قبر کا دبایا جانا شھداء اور صالحین اور اولیاء سب کو شامل ہے، لیکن صرف انبیاء کو شامل نہیں.

واللہ اعلم .